Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم چہار شنبہ

۱۶ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۳	۱۳ وفا ۱۳۲۸ ہش	۱۳ جولائی ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۶۰

پاکستان بھی متروکہ جائیدادوں کے متعلق بین المملکتی معاہدہ کی پابندی ترک کر دیگا

ہندوستان چار کروڑ مسلمانوں کو پاکستان دھکیل دینے پر تلا ہوا ہے

کراچی ۱۲ جولائی۔ کراچی کے باخبر حلقوں کا قیاس ہے کہ پاکستان بھی متروکہ جائیدادوں کے متعلق ان بین المملکتی معاہدوں پر عمل ترک کر دے گا جو گذشتہ جنوری میں کراچی میں کئے گئے تھے۔ یہ اقدام ہندوستان کی اس پالیسی کو دیکھ کر کیا جا رہا ہے جو اس نے حال ہی میں ان معاہدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اختیار کی ہے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے ان معاہدوں کو محض کاغذ کا پرزہ سمجھنے کے بعد نئے اقدامات کے متعلق سوچ بچار کے لئے حکومت نے ایک کمیٹی بٹھا دی ہے ان تمام امور کا تصفیہ گذشتہ اعلیٰ پیمانے پر منعقد ہونے والی کانفرنس میں کیا گیا۔ ان فیصلوں کو آخری شکل اس وقت دی جائے گی جب حکومت پاکستان کو ہندوستان اور دیگر صوبائی حکومتوں کے متروکہ جائیدادوں سے متعلقہ آرڈیننس مل جائیں گے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ہندوستان نے یہ قدم مسلمانوں سے دامن بچانے اور چار کروڑ مسلمانوں کو پاکستان میں دھکیل دینے کے لئے اٹھایا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ پاکستان نے یہ رویہ اختیار کیا کہ جب تک ان آرڈیننسوں کو واپس نہیں لیا جاتا۔ وہ اس سلسلے میں کسی قسم کی گفتگو کرنے کے لئے تیار نہیں ہے یہ بھی عام خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ہندوستان چار کروڑ مسلمانوں کو پاکستان کی طرف دھکیلنے پر تل ہی گیا تو پاکستان ان کی کھپت کے لئے مزید علاقوں کا مطالبہ کرے گا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی تنظیم کے ساتھ لوٹ مار اس بات کی شہادت ہے کہ ہندوستان میں کوئی بڑی سیاسی چپقلش ہونے والی ہے جو خود حکومت کے حق میں مفید نہیں ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی معاشی پوزیشن پہلے ہی اس کے لئے ایک مستقل خطرہ ثابت ہو رہی ہے۔

پانچ سال کے اندر سندھ میں ایک سو کارخانے قائم کر دیئے جائینگے

سندھ میں صنعتی ترقی کا عظیم منصوبہ

حیدر آباد (سندھ)، ۱۲ جولائی۔ سندھ کو صنعتی بنانے کی سب سے بڑی کوششیں چند ہفتوں میں شروع کر دی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں یہاں سے تقریباً ایک میل دور ایک ہزار چار سو ایکڑ زمین کا سروے ہو چکا ہے۔ اور صوبے کو صنعتی بنانے کی سندھ انڈسٹریل اسٹیٹ کی ابتدائی اسکیمیں حکومت نے منظور کر دی ہیں۔ اس جگہ کا انتخاب اس لئے کیا گیا۔ کہ یہاں پانی اور بجلی افراط سے ملتی ہے۔ وادیٔ سندھ کے زرخیز علاقے سے خام اشیاء بھی بڑی مقدار میں اور آسانی کے ساتھ مل سکتی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس پورے علاقے کو چھ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ تیار شدہ مال کو بھیجنے اور خام مال کو لانے کے لئے اس علاقہ میں سڑکوں اور ریلوں کا جال بچھا دیا جائے گا۔ موجودہ بائی روڈ کو چھیاسٹھ فٹ چوڑا کر دیا جائے گا۔ اور اس کے زاویہ قائمہ پر کئی ایک سڑکیں اور تعمیر کی جائیں گی۔ چار براڈ گیج اور تین میٹر گیج ریلوے لائنوں کی منصوبہ بندی بھی کی گئی ہے اس علاقہ کو پانی دینے کے لئے فیولیلی نہر استعمال کی جائے گی۔ اسکیم یہ ہے کہ یہاں پانچ سال کے عرصہ میں پارچہ بافی۔ تیل کیمیاوی اشیاء۔ چمڑے کی دباغت اور ملکی انجینئرنگ کے ایک سو کارخانے قائم کئے جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مختلف صنعتیں قائم کرنے کے لئے اسٹیٹ کے پاس چالیس درخواستیں آ چکی ہیں۔ اس سلسلہ میں خاص دشواریاں۔ پانی کا کھینچنا ضروری مشینوں کا نہ ملنا اور عمارت سازی کے لئے ضروری سامان کی کمی ہے۔ بہر حال ان دشواریوں پر قابو پانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اور توقع ہے کہ تعمیری کام چند ہفتوں میں شروع ہو جائیگا۔ پانی کھینچنے کے لئے اسٹیٹ نے ایک چھوٹی سی مشین خرید لی ہے۔ جو اتنا پانی کھینچ لے گی۔ جو تعمیری ضروریات کے لئے کافی ہو سکے گا۔ مشینوں اور دوسرے عمارت سازی کے سامان کے لئے حکومت پاکستان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ان کے جلد از جلد حصول میں مدد کرے۔ کارخانوں کے لئے مشینیں۔ انفرادی صنعتی فرمیں خود خرید رہی ہیں۔ اسٹیٹ چار ہنگر (بڑے کمرے) بھی تیار کر رہی ہے جو دو سو فٹ لمبے سو فٹ چوڑے اور پچیس فٹ اونچے ہوں گے تا کہ کارخانوں کی عمارتوں کی تکمیل تک ان میں مشینوں کو رکھا جا سکے۔ حکام کا خیال ہے کہ یہ اسکیم صوبوں کو صنعتی بنانے کی آئندہ اسکیموں کے لئے قابل تقلید مثال ہوگی

(اسٹار)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی علالت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئٹہ سے تازہ اطلاع یہ ہے کہ نقرس کا مرض بدستور جاری ہے۔ لیکن ٹانگ کے درد میں گذشتہ شب سے کچھ کمی ہے گو پاؤں کے درد میں زیادتی ہو گئی ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۲/۷

ملزموں نے غیر مشروط معافی مانگ لی

کراچی ۱۲ جولائی۔ گذشتہ دنوں میں سندھ چیف کورٹ کی فل بنچ کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کراچی بار ایسوسی ایشن نے جو تنقیدی ریزولیوشن پاس کیا تھا اور ڈان نے اسے چھاپا تھا۔ اس سلسلے میں سندھ چیف کورٹ کی طرف سے کراچی بار ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ اور ڈان کے پرنٹر و پبلشر کو توہین عدالت کے نوٹس جاری کئے گئے تھے کل ان دونوں کی سماعت تھی۔ دونوں ملزموں نے کوئی صفائی پیش کرنے کی بجائے غیر مشروط طور پر تحریری معافی مانگ لی ہے اس کے علاوہ ڈان کے پبلشر نے یہ عذر بھی پیش کیا کہ ایڈیٹر ڈان ان دنوں لاہور تھے لہٰذا سہواً نظر سے یہ ریزولیوشن چھپ گیا۔ عدالت عالیہ نے استغاثے اور صفائی کے وکلاء کی سماعت کے بعد فیصلہ ۱۸ جولائی کے لئے محفوظ کر لیا۔

پنڈت نہرو کی تقریر کا بائیکاٹ

وزیر داخلہ پر بم پھینکا گیا

کلکتہ ۱۲ جولائی۔ کلکتہ پولیس کے ایک اعلان میں بتایا گیا کہ کل رات مغربی بنگال کے وزیر داخلہ مسٹر کالی پادا مکرجی پر بم پھینک کر ہلاک کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ آپ نے کہا وزیر موصوف کو دعوت استقبال دی جا رہی تھی کہ کمیونسٹوں کا ایک گروہ اس پر ٹوٹ پڑا اور بم پھینکا جو پھٹ نہ سکا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مغربی بنگال کی سوشلسٹ پارٹی نے پنڈت نہرو کی اس تقریر کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو وہ ۱۴ جولائی کو کلکتہ میں کرنے والے ہیں۔

پاکستان کے سرحدی دستہ کی تعلیم

لنڈن ۱۲ جولائی۔ سرحدی دستہ کے ایک سابق افسر نے "ڈیلی ٹیلیگراف" کو ایک خط بھیجا ہے جس میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ سرحدی دستہ میں تعلیم کی توسیع شمال مغربی سرحدی علاقہ کے قبائلیوں کو ایسے مفید طبقہ میں تبدیل کرنے میں بہت ممد ثابت ہوگی جو پاکستان کی ریاست کا ناقابل تقسیم جز بننے کا خواہاں ہو۔ یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ قبائلیوں کا زراعت کا طریقہ بہت دقیانوسی ہے۔ اور اکثر قبائلیوں کی درمیانی لڑائیوں کی وجہ سے اس میں بھی گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ افسر مذکور نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ سرحدی اسکاؤٹ دستہ کی چوکیوں کے قریب کے علاقوں کی حفاظت کی جائے تاکہ اس علاقہ کے مالک حملہ کے خطرہ کے بغیر کام جاری رکھ سکیں اور اسکاؤٹوں کے ہیڈ کوارٹر میں کاشتکاری کے جدید طریقوں کا مظاہرہ کرنے کے لئے ایک چھوٹا سا فارم قائم کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی تجویز پیش کی کہ دستہ میں موجودہ ابتدائی تعلیم کے نظام میں مقامی جغرافیہ اور تاریخ کی تعلیم بھی شامل کر دی جائے۔ (اسٹار)

مختصرات

لغداد ۱۲ جولائی۔ ترکی اور عراق کے درمیان معاہدے میں اقتصادی معاملات کے متعلق شائع ہونیوالی دستاویز کے مطابق اس کے نفاذ کے لئے ایک عراقی مشن کے ترکی بھیجے جانے کی توقع ہے یہ مشن سب سے پہلے درآمد و برآمد کے معاملے پر غور کرے گا۔ (اسٹار)

دمشق ۱۲ جولائی۔ یہاں شام اور لبنان کے وزراء اقتصادیات کی کانفرنس نہایت ہی دوستانہ اور مفاہمانہ ماحول میں اختتام پائی۔ مزید ملاقاتوں کی توقع ہے (اسٹار)

کنبیرا ۱۲ جولائی۔ آسٹریلیا کے پنج سالہ دفاعی پروگرام کے تحت نئے قسم کے بم اور راکٹ بنائے جائیں گے ان پر تین کروڑ ساٹھ لاکھ خرچ ہوگا۔ (اسٹار)

لنڈن ۱۲ جولائی۔ برطانیہ میں مئی کے مہینے میں ۷۰۰۲ موٹریں ہر ہفتہ تیار ہوتی ہیں۔ اس مہینے میں کل ۳۱۶۰۹ موٹریں تیار ہوئیں۔ (اسٹار)

لبنان میں گرفتاریاں

بیروت ۱۲ جولائی۔ حکومت لبنان نیشنل سوشلسٹ پارٹی کے کارکنوں کو دھڑا دھڑ گرفتار کر رہی ہے۔ ان کی سرگرمیاں انتہائی تشدد پسندانہ سمجھی گئی ہیں کل اس سلسلہ میں لبنانی اکابر حکومت کی ایک کانفرنس ہوئی۔ ان کارکنوں سے جو اسلحہ پکڑا گیا ہے وہ برطانوی اور فرانسیسی ساخت کا ہے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

رمضان کے ایام میں احمدیت کی ترقی کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرو

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

(از مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی)

کوئٹہ ۸ جولائی ۱۹۴۹ء۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ رمضان کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت خدا تعالےٰ نے قبولیت دعا بیان فرمائی ہے۔ جو لوگ دعاؤں کے قائل ہیں وہ تو دعا کرتے ہی ہیں۔ خواہ وہ رسمی اور نسلی ایمان کی وجہ سے کرتے ہیں۔ یا سمجھ بوجھ کر کرتے ہیں۔ مگر نہ ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ اور نہ ہر امر کے لئے دعا قبول ہوتی ہے۔ دعا کی قبولیت کے لئے کچھ شرائط ہیں۔ جو خدا تعالےٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً اوّل دعا کرنے والا یہ جانتا اور یقین رکھتا ہو۔ کہ خدا تعالےٰ میں دعا سننے کی قابلیت پائی جاتی ہے۔ دوم۔ اسے خدا تعالےٰ کی قدرتوں پر یقین ہو۔ سوم وہ ان حدود سے باہر نہ جائے۔ جو خدا تعالےٰ نے دعا کے لئے مقرر فرمائی ہیں۔ چہارم۔ دعا اس طریق پر کی جائے۔ جو خدا تعالےٰ نے مقرر فرمایا ہے پنجم دعا کرنے والے کو صرف قبولیت دعا پر ہی یقین نہ ہو۔ بلکہ اسے فیضان الٰہی پر اتنا یقین ہو کہ وہ سمجھتا ہو کہ خدا تعالےٰ اسے بھی خالی واپس نہیں کریگا۔ صرف اتنا یقین رکھنا کہ خدا تعالےٰ گزشتہ انبیاء اور اولیاء کی دعائیں سنا کرتا تھا۔ کسی انسان کو قبولیت دعا کا حقدار نہیں بنا دیتا۔ دعا تبھی قبول ہوتی ہے جب دعا کرنے والے کو یہ یقین ہو کہ خدا تعالےٰ اسکی دعاؤں کو بھی سنے گا۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب اسے خدا تعالےٰ سے محبت ہو۔ ایسی محبت جیسے ایک بچے کو اپنی ماں سے ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اگر اسکے اندر محبت کے جذبات نہیں پائے جاتے۔ تو وہ یہ یقین کیونکر کر سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ اس کی دعاؤں کو ضرور سنے گا۔ اور اسکی مدد کو پہونچے گا۔

ہماری جماعت جن حالات سے گزری ہے اور جو مصائب اس پر آئے ہیں۔ ان کے لحاظ سے ہم سب سے زیادہ دعا کے محتاج ہیں۔ اور پھر دعا کا دروازہ بھی جماعت کے لئے کھلا ہے۔ جو نشانات ہماری جماعت نے دیکھے ہیں۔ اور جو سامان قبولیت دعا کے اسے میسر ہیں۔ وہ دوسروں کو کب نصیب ہیں۔ ایک احمدی جس نے سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہو وہ قبولیت دعا کے متعلق وہ کچھ جانتا ہے۔ جو دوسرے مسلمانوں میں سے ایک بڑا صوفی بھی نہیں جانتا۔ پس خدا تعالےٰ نے ہمیں سامان بہم پہونچا دیئے ہیں۔ ان سے کام لینا ہمارا کام ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے روحانی درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کریں۔ سلسلہ کا کام کرنے والوں کے لئے دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالےٰ انکے اندر نیکی اور تقوےٰ پیدا کرے۔ اور جو غفلت اور سستی ان کے اندر پائی جاتی ہے۔ وہ دور کرے۔ پھر ہمیں تبلیغ کی وسعت کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ خدا تعالےٰ لوگوں کے دلوں کو کھول دے۔ اور وہ احمدیت کو قبول کریں۔ غرض ہمیں ان تمام امور کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں جن کے ساتھ ہماری جماعت کی ترقی وابستہ ہے۔ تاکہ جب یہ دن گزر جائیں ہمارا مقام پہلے سے زیادہ بلند ہو ٭

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تزکیہ نفس کے لئے روزے رکھنے نہایت ضروری ہیں

"افسوس ہے۔ کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں۔ جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالےٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں۔ تزکیہ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے۔ اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں۔ اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی۔ اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمریں دنیوی دھندوں میں گزرتی ہیں۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر ہی نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی نازل کرنا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں۔ کہ انسان بھوکا رہے۔ بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی۔ مگر اس نے روحانی روٹی کی پروا نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فتحیاب ہونا چاہو۔ کہ تمام دروازے اسی کی توفیق سے کھلتے ہیں۔" (بدر ۱۸ جنوری ۱۹۰۷ء)

قادیان میں ایک احمدی نوجوان کی گرفتاری

قادیان سے محترمی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان کے لڑکے عبد السلام کو قادیان میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور گرفتاری کے بعد ضمانت پر رہا کیا گیا ہے۔ بھائی صاحب سب دوستوں سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ابھی تک گرفتاری کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ مگر اس قدر معلوم ہوا ہے کہ عزیز عبد السلام چند دن ہوئے مشرقی بنگال سے ہوتا ہوا باقاعدہ پرمٹ کے ساتھ قادیان گیا تھا۔ تاکہ مقدس مقامات کی زیارت کے علاوہ اپنے والد صاحب محترم اور دوسرے بزرگوں سے ملاقات کر سکے اور تین چار دن میں واپسی کا ارادہ رکھتا تھا۔ دوست دعا سے امداد فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حافظ و ناصر ہو۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور)

جواب بواپسی ڈاک ملیگا انشاء اللہ تعالیٰ

تحریک جدید کے وہ مجاہد جو پاکستان میں ہیں۔ یا ہندوستان میں ہیں۔ یا جو بیرونی ممالک میں ہیں۔ ان سب کو "دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ" کی طرف سے ان کا وعدہ اور وصولی کا حساب بھیج کر درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر اپنا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز پاکستان ربوہ میں داخل کر لیں۔ تا ان کا نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہو جائے۔ اگر آپ کو حساب نہیں ملا۔ تو آپ لکھیں۔ تو "دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ" بواپسی ڈاک انشاء اللہ تعالیٰ جواب ارسال کرے گا۔

تحریک ستمبر میں شامل ہونے والے احباب بھی ۲۹ رمضان المبارک تک وعدہ کی رقم پوری کرنے کی کوشش کریں۔ وہ اس طرح کہ جس قدر رقم وہ قسط وار دے چکے ہیں۔ وہ محسوب کر کے جو موعودہ رقم میں کمی ہے۔ اسے ۲۹ رمضان تک ادا کر کے ثواب لیں۔

جن کا وعدہ دوران سال کا ہے۔ یا جن کا وعدہ اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر کا ہے۔ انہیں بھی یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا وعدہ ۲۹ رمضان تک پورا ہو جائے۔ اپنے مقررہ وقت سے پہلے ادا کرنے کے باعث ایسے احباب اللہ تعالےٰ کے حضور زیادہ ثواب لینے والے ہوں گے۔ والسلام

(خاکسار برکت علی خان وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور

۱۳ جولائی ۱۹۴۹ء

حقیقی محامد کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے

"مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کا بہت شکر کرنا چاہیئے۔ جس نے ان کو ایک ایسا دین بخشا ہے۔ جو علمی اور عملی طور پر ہر ایک قسم کی فساد اور مکروہ باتوں اور ہر ایک نوع کی قباحت سے پاک ہے اگر انسان غور اور فکر سے دیکھے تو اسکو معلوم ہوگا کہ واقعی طور پر تمام محامد اور صفات کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور کوئی انسان یا مخلوق واقعی اور حقیقی طور پر حمد و ثنا کا مستحق نہیں ہے۔ اگر انسان بغیر کسی قسم کی غرض کی ملونی کے دیکھے تو اس پر بدیہی طور پر کھل جاویگا کہ کوئی جو مستحق حمد قرار پاتا ہے۔ وہ یا تو اس لئے مستحق ہو سکتا ہے کہ کسی ایسے زمانہ میں جبکہ کوئی وجود اور وجود کی خبر نہ تھی۔ وہ اس کا پیدا کرنے والا ہو یا اس وجہ سے کہ ایسے زمانہ میں کہ کوئی وجود نہ تھا۔ اور نہ معلوم تھا کہ وجود اور بقا وجود اور حفظ اور صحت اور قیام زندگی کے لئے کیا کیا اسباب ضروری ہیں۔ اس نے وہ اسباب مہیا کئے ہوں یا ایسے زمانہ میں کہ اسپر بہت سی مصیبتیں آنکتی تھیں۔ اس نے رحم کیا ہو۔ اور اسکو محفوظ رکھا ہو۔ اور یا اس وجہ سے مستحق تعریف ہو سکتا ہے کہ محنت کرنے والے کی محنت کو ضائع نہ کرے۔ اور محنت کرنے والوں کے حقوق پورے طور پر ادا کرے۔ اگرچہ بظاہر اجرت کرنے والے کے حقوق کا دینا معاوضہ ہے۔ لیکن ایسا شخص بھی محسن ہو سکتا ہے جو پورے طور پر حقوق دے۔ یہ صفات اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ جو کسی کو مستحق حمد و ثنا بنا سکتی ہیں۔ اب غور کرکے دیکھ لو کہ حقیقی طور پر ان سب محامد کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جو کامل طور پر ان صفات سے متصف ہے۔ اور کسی میں یہ صفات نہیں ہیں۔ . . . .

غرض اولاً و بالذات اکمل اور اعلیٰ مستحق تعریف کا خدا تعالیٰ ہے۔ اسکے مقابلہ میں کسی دوسرے کا ذاتی طور پر کوئی بھی استحقاق نہیں۔ اگر کسی دوسرے کو استحقاق تعریف کا ہے تو صرف طفیلی طور پر ہے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا رحم ہے۔ کہ باوجودیکہ وہ وحدہ لاشریک ہے۔ مگر اس نے طفیلی طور پر بعض کو اپنی محامد میں شریک کر لیا ہے۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود)

(اخبار الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء)

چند معروضات

(۱) ہم نے الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں ایک اصولی مسئلہ کے متعلق چند سوالات تسنیم کے مدیر محترم سے پوچھے تھے۔ ہمارا خیال تھا۔ کہ آپ اور آپ کے دوست متانت سے اس پر غور فرمائیں گے۔ مگر جس اخلاق کا آپ نے مظاہرہ کیا ہے۔ ہمیں اس کا ذکر کرتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ "تسنیم" کے بہت سے ناظرین جو اپنی سادہ دلی کی وجہ سے مودودی صاحب کے من گھڑت سیاسی نظریہ اسلام کے تار عنکبوت میں اپنے آپ کو گرفتار کر چکے ہوئے ہیں۔ اس اخلاق عالیہ کے مظاہرہ سے ضرور عبرت حاصل کریں گے۔ مدیر محترم کو وہم ہے۔ کہ ہم جو کچھ الفضل میں اصولی طور پر مودودی صاحب کے نظریات کے متعلق لکھتے ہیں۔ وہ کسی دشمنی کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ آپ نے جو نظریات اپنی تصانیف میں پیش کئے ہیں۔ وہ سراسر قرآن مجید کی تعلیم کے متضاد ہیں۔ اور قرآن مجید کی آیات سے چند ٹکڑے علیحدہ کرکے اس طرح بنا لئے گئے ہیں۔ جس طرح غالب نے مندرجہ ذیل شعر میں لا تقربوا الصلوٰۃ کے ظریفانہ انداز میں بنا لئے ہیں ؎

لا تقربوا الصلوٰۃ زنہیم سخن طراست
وزامر یاد مانده کلوا واشربوا

ہماری رائے میں یہ معاملہ نہایت اہم ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ ان نظریات کی وجہ سے پاکستان میں فتنہ و فساد کا باب کھل جانے کا امکان پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے خود اسلام کی ہستی بھی خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ ہمیں اس بات کی کوئی پروا نہیں ہے۔ کہ "تسنیم" کے مدیر محترم کے فتوے کے مطابق ہم کو اسلامی اصولوں کے متعلق رائے زنی کرنے کا حق ہے یا نہیں لیکن ہم ایک سچی بات کہنے سے کسی طرح باز نہیں رکھے جا سکتے۔ یہ تو صرف بدزبانیاں اور بدخیالیاں ہیں ان سے ہم کیا ڈرینگے۔ ہم تو آپ کے اس ڈراوے سے بھی نہیں ڈرتے۔ کہ خدانخواستہ پاکستان یا کسی علاقے میں بزعم خود غلط سیاسی ملّا کا اقتدار کبھی قائم ہو جائے گا۔ اگرچہ ہمیں یہ بھی پورا پورا یقین ہے۔ کہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ دنیا پر یا دنیا کے کسی حصہ پر کبھی اتنا ظلم نہیں کرتا۔ ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ اسلامی تاریخ میں ہم خوارج کا حال جانتے ہیں۔ جو حال گزشتہ خوارج کا رہا ہے۔ وہی حال اس زمانے کے خوارج کا رہے گا۔ یعنی وہ ملک میں کچھ عرصہ کے لئے فتنہ و فساد تو کر سکیں گے۔ مگر ان کو حقیقی اقتدار کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

اس کے برخلاف ہمیں پورا وثوق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام رحمت جس کا نام اسلام یعنی امن ہے جو قرآن کریم میں قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اور جو حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ کے آئینہ میں دکھایا۔ اور جسکو اس زمانہ کے امام نشأۃ ثانیہ نبی اللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی الامام المہدی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبردست پیشگوئیوں کے مطابق از سر نو ثریا سے زمین پر اتارا ہے ضرور دنیا کے کناروں تک پھیل کر رہے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قرار داد مقاصد میں یہی قرار دیا گیا ہے کہ

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون

(۲)

اصل میں بات یہ ہے کہ جب آدمی کے پاس کوئی جواب دینے کو نہیں ہوتا۔ تو اسکو غصہ آجاتا ہے۔ اور جب غصہ آجاتا ہے۔ تو سدھ بدھ کچھ نہیں رہتی۔ جو کچھ زبان پر چڑھتا ہے کہہ گزرتا ہے۔ جو نیک طبع لوگ ہوتے ہیں۔ ان کو اگر غصہ اس طرح بے قابو کر دے۔ تو وہ ہوش میں آنے کے بعد پشیمانی کا اظہار کرکے کچھ تلافی مافات کر لیتے ہیں۔ مگر جن کے دل بار بار غصہ میں آنے سے مطبوع و مختوم ہو چکے ہوں۔ ان کی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔ سوائے اسکے کہ انسان ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ اور کیا ہو سکتا ہے۔ سو ہم بھی ادارہ "تسنیم" کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں۔ کہ وہ ان کو اس عذاب سے نجات دے۔ اور ہم یہ نہیں سمجھتے موتوا بغیظکم کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان ہی میں سے کوئی ایک آخر میں اسلام کے سچے مجاہد بن جائیں۔

بات صرف اتنی تھی کہ ہم نے سرسید مرحوم کے متعلق لکھا تھا کہ انگریز سے ان کی وفاداری اللہ تعالیٰ کی وفاداری کے مقابلہ میں نہیں تھی۔ بلکہ وہ انگریز کو محض ایک اچھا منتظم حاکم خیال کرکے سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کے موجودہ پست حالات میں ان کے ساتھ نیکی میں تعاون کرنا مسلمانوں کے لئے مفید ہوگا۔ بعینہ اسی طرح جس طرح مدیر تسنیم یہ سمجھتے ہیں کہ موڈی صاحب کا گورنر پنجاب رہنے سے خطاکاروں کی گوشمالی زیادہ مؤثر طریقے سے ہو سکے گی۔ ورنہ سرسید احمد مرحوم انگریز کو ہرگز اللہ تعالیٰ کی جگہ نہیں سمجھتے تھے۔ وہ اسکو اسی طرح کا ایک دنیوی حاکم خیال کرتے تھے۔ جس طرح کہ مدیر تسنیم کی نظر میں موڈی صاحب پنجاب کے گورنر ہیں۔ جس طرح تسنیم کے مدیر محترم موڈی صاحب کے احکام کو اللہ تعالیٰ کے احکام نہیں سمجھتے۔ اسی طرح سرسید مرحوم بھی انگریزی حکومت کے احکام کو خدا تعالیٰ کے احکام نہیں سمجھتے تھے۔

سرسید احمد مرحوم سے ہمیں کئی باتوں میں اختلاف ہے۔ مگر اس معاملہ میں ان کا طریق کار وہی تھا۔ جو انبیاء علیہم السلام کا طریق کار رہا ہے۔ اور جو قرآن کریم سے ثابت ہے۔ باقی جن لوگوں کے دماغوں کو سیاست کی بیماری لگی ہے۔ وہ نہ سمجھیں۔ تو اس میں کسی کا قصور نہیں۔ جو آدمی سرخ عینک لگا کر دودھ کو دیکھتا ہے۔ اسکو سفید براق دودھ بھی سرخ ہی نظر آئے گا۔ بجائے اسکے کہ مدیر صاحب قرآن کریم کو پڑھ کر کسی صحیح نتیجہ پر پہونچنے کی کوشش کرتے۔ یا ہمیں ہی سمجھاتے۔ آپ اور بھی ایک پورا انچ سیاسی دلدل میں دھنس کر رہ گئے ہیں

جب آپ سے پوچھا جائے کہ آپ نے مسلم لیگ کو ووٹ نہ دیا۔ اور پاکستان بننے پر آپ احراریوں اور سرخپوشوں کے ساتھ ملکر حکومت کے خلاف کرتے رہے۔ اور جب مودودی صاحب کو حکومت نے گرفتار کر لیا۔ تو آپ قرار داد مقاصد کو بہانہ بنا کر اسکی وفاداری جتانے لگے ہیں۔ تو آپ کہتے ہیں۔ کہ پاکستان اسلامی ریاست جو ہوئی۔ لیکن جب پوچھا گیا۔ کہ کیا اسلامی ریاست کی کلیدی آسامی پر غیر مسلم فائز ہو سکتا ہے۔ تو جھٹ فرما دیا ہے کہ "مگر ۳۵ء کے ایکٹ کے ماتحت کسی انگریز کا گورنر ہونا اور شے ہے اور اسلامی ریاست میں کلیدی اسامی پر غیر مسلم کا فائز ہونا اور شے ہے" کیا یہ اگر شتر مرغ والی چال نہیں ہے۔ جب کہا اُڑو تو کہا میں تو اونٹ ہوں۔ اور جب کہا کہ بوجھ اٹھاؤ تو کہا کہ میں تو پرندہ ہوں۔ مولانا آخر یہ کیا دیانتداری ہے۔ یا تو سیدھی طرح مودودی صاحب کے نظریہ کے مطابق عمل کرو کہ اسلامی جماعت کا کام ہے کہ اشتراکیوں اور فاشیوں کی طرح طاقت پیدا کرکے حکومت پر قبضہ کر لے۔ اور تلوار نکال کر نظام باطل پر ہلّہ بول دے۔ اور یا قرآن کریم کی صحیح تعلیم پر عمل کرو۔ اور حکومتوں کے عزل و نصب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرو۔ اور تبلیغ سے اللہ تعالیٰ کی حکومت لوگوں کے دلوں پر قائم کرنے کی کوشش کرو

فلسطین میں حکومت اسرائیل کی تاسیس کیسے ہوئی؟

(۲)

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ اسلام مقیم دمشق)

خاتمہ جنگ پر جنرل سمٹس نے اپنی تجاویز جمیعت الاقوام کی تاسیس کے لئے شائع کیں۔ اور دنیا کے سامنے انتداب Mandate کا نظریہ پیش کیا۔ یعنی ہر مفتوحہ ملک پر مینڈیٹ قائم کی جائے۔ جس کے بموجب عراق و فلسطین پر برطانوی انتداب اور شام و لبنان پر فرانسیسی انتداب قائم کر دیا گیا۔

سابقہ سطور میں یہ بتلایا جا چکا ہے۔ کہ عربوں نے برطانیہ کی خواہشات کے پیش نظر ترکوں سے جنگ کی۔ اور ان کو سرزمین عرب سے نکال دیا گیا۔

اب شرائط کی رو سے برطانیہ کا فرض تھا۔ کہ وہ ان ممالک کو آزادی دیتا۔ اور ان ممالک میں یقیناً فلسطین بھی شامل تھا۔

سیموئیل کی آمد

یہودیوں کی مساعی کے زیر اثر فلسطین میں برطانوی گورنمنٹ نے سنہ ۱۹۲۰ء میں مسٹر ہربرٹ سیموئیل کو ہائی کمشنر مقرر کیا۔ یہ صاحب جہاں مذہباً یہودی تھے۔ وہاں ان کی سیاسی پالیسی بھی یہود نواز ثابت ہوئی۔ عربوں کے جوش و بغاوت کے خطرہ کو دور کرنے کے لئے سر سیموئیل نے شریف مکہ کو قبرص کی طرف جلاوطن کر دیا۔ پہلی جنگ عظیم سے قبل فلسطین میں یہودیوں کی تعداد صرف چھپن ہزار تھی۔ مگر برطانوی گورنمنٹ کی نگرانی میں سنہ ۱۹۳۶ء تک یہود قریباً چار لاکھ ہو جاتے ہیں۔

یہودی داخلہ پر عربوں اور یہودیوں کے درمیان تعلقات بد سے بدتر ہو گئے۔ یہودی اخبارات کی سرخیاں ان دنوں یہ ہوا کرتی تھیں۔

(۱) فلسطین میں صیہونی حکومت کے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا۔ (۲) فلسطین بنی اسرائیل کے لئے ارض موعودہ ہے۔ (۳) قوت بازو سے یہاں حکومت قائم کی جائے گی۔

مسٹر سموئیل کی پالیسی عربوں کے لئے یقیناً مضرت رساں تھی۔ اور یہودیوں کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث مزید برآں یہود کے لئے ہجرت کا دروازہ کھول دیا گیا۔ یہودی ایجنسی نے اب ایک خاص پروگرام بنایا۔ جس کے پس پردہ یہودی حکومت کا قیام مدنظر تھا۔ اس میں یہودی حکومت کی حدود کی تعیین یوں کی گئی۔

"صیہونی حکومت کی حدود صیدا کی بندرگاہ واقع لبنان سے بحر ابیض کے ساحل پر واقع عریش بندرگاہ تک جنوباً اور عقبہ کی بندرگاہ واقع بحر احمر تک ممتد ہوں گی۔ اس علاقہ پر قبضہ کرنے کے بعد شام اور حجاز پر بھی قبضہ کیا جائے۔"

فلسطین میں یہودیوں کی کامیابی کا سہرا مندرجہ ذیل سوسائٹیوں پر بھی ہے۔ جو یہودیوں کی مالی سیاسی اور [illegible] اعتی مشورہ سے امداد کیا کرتی تھیں۔

(۱) الکون ہایسود" یہ سوسائٹی یہودیوں کو زراعتی فارمز بنانے کے لئے روپیہ دینے کی ذمہ دار ہے۔

(۲) ہندلات یہ سوسائٹی عمومی پروگرام یہودی مفاد کے لئے بناتی ہے۔

(۳) الکیر کایمت۔ یہ سوسائٹی فلسطین میں زمین خریدنے کی ذمہ وار ہے۔ زمین کے رقبہ کی تعیین برائے خرید کرنا یہ اس کا کام نہیں ہے۔ بلکہ یہ دوسری سوسائیٹیوں کا کام ہے۔ جن کا تعلق اقتصادی برانچ سے ہے۔ اب عرب لیڈروں نے یہودیوں کی ترقی اور نفوذ کے پیش نظر خانہ جنگی کا پروگرام بنایا۔ مگر عرب بوجہ محدود ذرائع کے بغاوت کو زیادہ طول نہ دے سکتے تھے۔ اور گورنمنٹ کی پالیسی ابتداء سے یہی تھی۔ کہ یہاں یہودیوں کا National home بنایا جائے۔ اس لئے عربوں کا جوش سرد ہو گیا۔ یا سرد کر دیا گیا۔ ان حالات میں برطانوی حکومت نے سنہ ۱۹۳۹ء میں یہودی اور عرب نمائندگان کی کانفرنس طلب کی۔ اس کانفرنس کے بعد ایک قرطاس ابیض شائع کیا گیا۔ جس کا ماحصل یہ تھا۔ کہ فلسطین میں عرصہ پانچ سال تک پندرہ ہزار یہودی ہر سال داخل ہوں گے۔ اور بعد ازاں مزید یہودی داخلہ عربوں کی رضامندی پر قرار پایا۔ عربوں کو اس میں خود مختاری و آزادی کا خواب بھی دکھایا گیا۔ یہ قرطاس ابیض فریقین کی طرف سے رد کر دیا گیا۔

دوسری طرف یہود کو جرمن میں سخت مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ جبکہ نازی گورنمنٹ نے جرمنی میں یہودیوں کے متعلق ایک میمورنڈم بنایا۔ جس میں تحریر تھا:۔

"آئندہ نظام معاشرت یہودیوں کے بغیر ہی مرتب کیا جائیگا۔ ہاں اگر یہودی چاہیں تو وہ غیر ملکیوں کی حیثیت میں قیام کر سکتے ہیں۔"

ابھی فلسطین میں یہ خانہ جنگی ختم نہ ہونے پائی تھی۔ کہ دوسری جنگ عالمگیر کا آغاز ہو گیا۔ اور مسئلہ فلسطین کا کوئی حل نہ ہو سکا۔

اب جنگ کے اختتام پر برطانیہ میں لیبر حکومت کا قیام ہو گیا۔ فلسطین کے تاریک احوال کے پیش نظر لیبر گورنمنٹ نے یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

برطانوی وزیر خارجہ نے اس وقت مندرجہ ذیل بیان دیا۔ فلسطین کے متعلق ہم نے تین باتوں کو مدنظر رکھنا ہے

(۱) کیا فلسطین میں یہودیوں کی ریاست قائم کر دی جائے؟ (۲) کیا فلسطین کو عرب ملک قرار دیا جائے اور اس میں یہود کی حفاظت کا مناسب انتظام کیا جائے۔

(۳) کیا ایک ایسی ریاست بنائی جاوے جس میں یہودیوں اور عربوں کی حفاظت کا انتظام ہو۔ اس کے جواب میں فلسطین کی عرب ہائی کمیٹی نے یہ بیان جاری کیا۔

"فلسطین کا فیصلہ فلسطینی عربوں کے ہاتھ میں ہے۔ عرب اس بات کو قبول نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی غیر ملکی طاقت فلسطین کے مستقبل کا فیصلہ کرے"

"یہودی ہجرت کو قطعی ممنوع کر دیا جائے۔"

یہودیوں کے نام انتقال اراضی نہ کی جائے۔"

"انتداب اور لارڈ بلفور کے وعدہ کو یہودیوں کی تائید میں ختم کر دیا جائے۔ نیز عربوں کی آزادی اور خود مختاری کا اعلان کر دیا جائے۔"

الغرض اس لسانی و قلمی اور خونی جنگ کے بعد یہ مسئلہ یو۔ این۔ او میں پیش ہوتا ہے۔ تمام عرب اور اسلامی حکومتوں نے تقسیم فلسطین کے خلاف ووٹ دیئے۔ جنرل اسمبلی میں عربوں کو تقسیم فلسطین کی سکیم کے استرداد کا یقین تھا لیکن بعد ازاں زبردست سازشوں نے یہودی اسکیم کو کامیاب کر دیا۔ صدر اسمبلی نے رائے شماری ۲۶ نومبر سنہ ۱۹۴۷ء سے ۲۸ نومبر پر ملتوی کر دیا۔ اس عرصہ میں امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے بعض نمائندوں پر ان کی حکومتوں کی مدد سے اثر ڈالا۔ عربوں کے ۱۷ حامی مندوبین میں سے ۷ نمائندے دوسرے فریق سے جا ملے۔ اور اس طرح بالآخر تقسیم فلسطین کے حق میں امریکی اور یہودی سازش کامیاب ہو گئی۔ اور تقسیم فلسطین کا فیصلہ صادر کر دیا گیا۔

۱۵ مئی سنہ ۱۹۴۸ء کو فلسطین میں برطانوی انتداب ختم ہوتا ہے۔ یہودی ایجنسی نے برطانوی انتداب کے خاتمہ پر فلسطین میں صیہونی حکومت کا اعلان کر دیا۔ اب فریقین میں جنگ شروع ہو گئی۔ عربوں کے باہمی اختلافات اور امریکن و برطانوی گورنمنٹ کی خارجہ پالیسی کی وجہ سے عربوں کو شکست ہوئی۔ اس پر لندن کے عرب آفس نے یہ بیان پریس کو برائے نشر دیا:۔

"فلسطین کی پوری ٹریجڈی برطانوی انتداب کی پیداوار ہے۔ اور اس حقیقت کی کہ برطانیہ نے زبردستی ۳۰ سال تک انتداب کی المناک پالیسی کو چلانے کی کوشش کی ہے۔"

برطانوی انتداب کے اٹھتے ہی مختلف حکومتوں نے اسرائیلی گورنمنٹ کو تسلیم کر لیا۔ جنوری سنہ ۱۹۴۹ء میں برطانوی گورنمنٹ نے بھی اس حکومت کو قبول کر لیا۔ اور مئی سنہ ۱۹۴۹ء میں دنیا کی سب سے بڑی سیاسی کمیٹی "مجلس اقوام متحدہ" میں یہودی مندوب نے اپنے خیالات کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔ اور اس کمیٹی نے بھی "اسرائیل" کو تسلیم کر لیا۔ یہ ہے مختصر تاریخ حکومت اسرائیل کی۔

اب دوسرا اہم سوال مسئلہ فلسطین کا یہ ہے۔ کہ عربوں کو فلسطین میں کیوں شکست ہوئی۔ ہم اس موضوع پر الگ مختصر روشنی ڈالیں گے۔ جس میں عربوں کی داخلی اور خارجی مشکلات کا ذکر کر کے یہ ثابت کیا جائیگا۔ کہ امریکن اور یہودی گورنمنٹوں نے فلسطین میں یہ کھیل کیوں کھیلا؟

زمیندار دوستوں سے خطاب

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں "یومنون بالغیب" مومن کی ایک صفت بیان فرمائی ہے۔ یعنی مومن کا ایمان اس قدر پختہ ہوتا ہے۔ کہ بہت سی چیزوں پر وہ اس لئے ایمان لاتا ہے۔ کہ خدا نے کہا ہوتا ہے۔ کہ یہ چیز ایسے ہو گی۔

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہر سال ان ایام میں (موجودہ ایام) زمیندار جب اپنی فصل کاٹتا ہے۔ تو ساتھ ہی اس بات کی فکر کرتا ہے۔ کہ وہ گورنمنٹ جس کا ڈنڈا ہر وقت اسکی پیٹھ پر ہے۔ اس کا مالیہ وقت پر ادا کر دے۔ لیکن یہ وہ بھول جاتا ہے۔ کہ اسکی فصل کا وہ حصہ جو اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا ہوتا ہے۔ اسے بروقت ادا کر دے۔ ہمارے بعض احمدی زمیندار دوست ایک طرف تو خالص مومن ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے حصہ کی ادائیگی کو پس پشت ڈالتے ہوئے گورنمنٹ کے حصہ کی ادائیگی پر سارا زور لگا دیتے ہیں۔ کیا اس سے یہ خیال کر لیا جائے۔ کہ ایسے دوست یومنون بالغیب کی صفت کے حامی نہیں۔ اور وہ یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ جو فصل اب ہوئی ہے۔ معلوم نہیں آئندہ ہو یا نہ ہو۔ ایک طرف احمدی کہلانا اور دوسری طرف ایسے خیالات رکھتے ہوئے کم از کم لازمی چندوں کی بروقت ادائیگی نہ کرنا عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔

تمام زمیندار بھائیوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اس سال جبکہ فصلیں غیر معمولی طور پر اچھی ہوئی ہیں۔ اپنے لازمی چندوں کی ادائیگی میں سستی نہ کریں۔ (نظارت بیت المال)

جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب کی علالت

جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے سابق مبلغ اسلام امریکہ کی طبیعت گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ تاہم آپ ابھی پورے طور پر صحت یاب نہیں ہوئے۔ اور ہسپتال میں ہی مقیم ہیں۔ [illegible] احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ جناب صوفی صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خورشید احمد)

ڈپٹی عبداللہ آتھم کے مختصر حالات

(از ضیاء الدین احمد صاحب قریشی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ - لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بڑے مخالفین میں سے دلیا رام وکیل کے حالات اس سے پہلے احباب کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ اس مختصر مضمون میں عیسائیت کے مشہور مناظر ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب کے کوائف پیش کئے جاتے ہیں۔ جو مجھے عیسائی مبلغوں کی ایک پرانی کتاب "سی۔ ایم۔ ایس مشنز" سے حاصل ہوئے ہیں۔

ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب انبالہ میں پیدا ہوئے۔ تعلیم سے فارغ ہو کر وہ سندھ چلے گئے۔ وہاں کاردار یعنی مجسٹریٹ کے عہدہ پر مقرر ہو گئے۔ وہاں وہ عیسائیت کی نسبت تحقیقات کرتے رہے۔ اور عیسائیت کی نسبت انہوں نے ایک کتاب لکھی۔ جس میں یہ ثابت کیا کہ عیسائیت ایک باطل مذہب ہے۔ مگر اس عرصہ میں ایک پادری سے وہاں ان کی ملاقات ہو گئی اس نے بہت سے اعتراضات اسلام پر کر دیئے جن کا جواب وہ نہ دے سکے۔ ڈپٹی عبداللہ نے اپنے دوستوں اور علماء کو جمع کیا اور وہ اعتراضات ان کے سامنے پیش کئے۔ مگر وہ بھی ان اعتراضات کا جواب نہ دے سکے۔ اس پر ڈپٹی عبداللہ نے وہ کتاب چاک کر دی۔ اور عیسائیت اختیار کر لی

ایک دلچسپ بات جو اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوئی۔ وہ لفظ "آتھم" کے معنی ہیں یہ لفظ آتھم نہیں ہے۔ جیسا کہ عام طور سے سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ "آثم" ہے۔ ث کی زیر نہیں ہے زبر ہے۔ انگریزی میں Athim یعنی "sinner" (گنہگار) لکھا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ دراصل "آثم" یعنی گنہگار تھا۔ ث کو انگریزی میں Th سے لکھا جاتا ہے۔

ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب کی زندگی کے حالات میں جو آخری فقرہ ہے۔ وہ نہایت دلچسپ ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مباحثہ "جنگ مقدس" کی طرف اشارہ ہے۔ وہ فقرہ حسب ذیل ہے۔

"After his retirement from goverenment service he spent many years in Amritsar as honorary helper in missionary worth He was connected with Dr Henry Martyn clark in the great controversy with the Mullah of Qadian

ترجمہ:- ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد اس نے امرتسر میں بہت سے سال گذارے جہاں وہ آنریری طریق سے تبلیغ کے کام میں مدد کرتا رہا۔ اور ملا قادیان سے جو بڑا مذہبی مناظرہ ہوا اسمیں وہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے ساتھ مل کر کام کرتا رہا"۔ یہ اس مباحثہ کی طرف اشارہ ہے۔ جس کو "جنگ مقدس" کہتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ۱۲ دن تک جاری رہا۔ اور بالآخر عیسائیوں کو بہت بڑی شکست ہوئی۔

اس کتاب میں مختلف عیسائی مشنریوں کے حالات درج ہیں۔ جنہوں نے پنجاب کے مختلف مقامات امرتسر و مضافات امرتسر۔ بیاس۔ جنڈیالہ سیالکوٹ۔ نارووال میں مرکز بنائے۔ اور عیسائیت کی تبلیغ کی۔ ان میں سے بہتوں کے فوٹو بھی دیئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک فوٹو پادری عماد الدین کا بھی ہے۔ لکھا ہے۔ کہ سکھوں میں عیسائیت کو کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ صرف ایک سکھ عیسائی ہوا۔ اور بس۔

اس کتاب کے مطالعہ سے ایک بات بالکل واضح ہے۔ کہ پچھلی صدی میں عیسائیت کا کس قدر زور تھا علمائے اسلام میں سے کسی کو پادریوں کے اعتراضات کا جواب دینے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ اسلام کو اس وقت ایک ایسے شخص کی کیسی سخت ضرورت تھی۔ جو کسر الصلیب اور یقتل الخنزیر کا کام کرے۔ چنانچہ وقت کے تقاضا کے مطابق ایک مرد مجاہد اٹھا جس نے انتہائی مجاہدہ کر کے ایک سو سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں جس میں عیسائیت کے کل اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ بہت سے مناظرے کئے۔ الوہیت مسیح۔ کفارہ اور تثلیث جیسے بودے عقائد کے پرزے اڑا دیئے۔ اور اسلام کے خوبصورت چہرہ کو صاف کر کے خوبصورت شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔

اسلام کے اس پہلوان کا نام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے۔ جو مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اور اس زمانہ کے امتی نبی ہیں اور جن کو خدا تعالےٰ نے اسی لئے مبعوث فرمایا ہے۔ کہ غلبہ و شوکت اسلام کو دنیا میں دوبارہ قائم کرے۔ اسلام کی ترقی اسی مبارک ہستی اور جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہو نے میں ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

رمضان المبارک کے روزے

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل)

پانچ بنائے اسلام میں سے روزہ کا حکم چوتھے نمبر پر ہے۔ اور قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ کہ سوائے بیمار اور مسافر کے باقی سب روزے رکھیں۔ اور لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ میں روزہ کی حکمت بیان کی۔ کہ روزہ تقویٰ اشعاری کے لئے ہے اور اگر یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ تو پھر بھوکا۔ پیاسا رہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آنحضرت فرماتے ہیں۔

من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه و شرابه کہ جو روزہ رکھ کر جھوٹی باتوں کو ترک نہیں کرتا۔ اور ان کے مطابق عمل کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کو ایسے شخص کے بھوکا پیاسا رہنے سے کوئی سرکار نہیں

۲- ہمارے ملک میں روزہ کے بارہ میں افراط و تفریط کی صورت ہے۔ بعض لوگ تو مطلق روزہ رکھتے ہی نہیں۔ اور اس پر یہ حکم بہت دوبھر اور گراں ہے اور کچھ لوگ ایسے ہیں۔ کہ وہ سفر و حضر میں روزہ رکھتے چلے جائیں گے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ہدایت نہیں۔ قرآن کریم میں تو یہی ہدایت ہے۔ کہ ماہ رمضان المبارک میں جو مقیم ہو وہ روزے رکھے۔ جو بیمار یا مسافر ہو۔ وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ اس افراط و تفریط کو دور کرنا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ اعتدال پیدا ہو کر اسلامی ہدایت کی پابندی ہو۔

یہ بات سمجھنی ضروری ہے۔ کہ نیکی کی تعریف یہ ہے۔ کہ جو امر خدا کے حکم کے مطابق کیا جائے۔ اس کی رضامندی اور خوشنودی کا موجب ہو۔ مگر جب ہم روزہ کے اصل حکم کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اور سفر و حضر کا خیال نہ کر کے روزہ رکھ لیتے ہیں۔ تو ہم خدا کے حکم کے خلاف روزہ رکھتے ہیں گویا ہم خدا کو اپنی قوت بازو سے راضی کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ خدا کی رضامندی تو اس امر میں ہے کہ اس کے حکم کے مطابق عمل کیا جائے۔ پس جہاں خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ کرو۔ وہاں کرنے میں خدا کی رضامندی ہے۔ اور جہاں وہ کہتا ہے کہ رک جاؤ وہاں نہ کرنے میں خدا کی خوشنودی ہے۔

یہ بات بھی سمجھنے کے لائق ہے۔ کہ خدا انسان کو تکلیف میں دیکھ کر خوش نہیں ہوتا۔ اسی واسطے اسلامی سب حکم انسان کی طاقت کے اندر ہیں اور آیت لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کے یہی معنی ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ سفر میں تھے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اژدھام ہے۔ اور ایک شخص پر سایہ کیا گیا ہے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا۔ کہ یہ کیا ہے۔ صحابہ نے کہا کہ روزہ دار ہے آنحضرت نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ اسی طرح ایک مرتبہ حج کے دنوں میں آنحضرت نے دیکھا کہ ایک شخص حج پر جا رہا ہے۔ اور دو آدمیوں نے اسے کندھوں سے اٹھایا ہوا ہے۔ اور اس کے پاؤں گھسٹتے چلے جا رہے ہیں۔ آنحضرت نے اسے اس حالت میں جاتے دیکھ کر فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ اس کی تکلیف سے خوش نہیں ہے۔ غرض اسلامی احکام کی بنیاد نرمی پر ہے۔ اور آنحضرت کا فرمانا ہے الدین یسر کہ دین کی بنیاد نرمی پر ہے۔ پس روزوں کے متعلق بھی ہمیں خود کوئی مصیبت اپنے ذمہ نہیں لینی چاہیئے۔ بلکہ خدا کے فرمودہ کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق یہ تھا کہ حضور خدا کی رخصتوں سے فائدہ اٹھانے پر زور دیتے تھے جس کی وجہ ظاہر ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ افراط و تفریط میں پڑ کر دینی حکم کو بگاڑ رہے تھے مافیهم ولا تکن من المستعجلین

موصی صاحبان کے پتے مطلوب ہیں

دفتر مقبرہ بہشتی کو مندرجہ ذیل موصی صاحبان کے پتہ درکار ہیں:-

وصیت ع ۱۰۰۳۸ محمد عمر ولد مسلم خان صاحب مرحوم سکنہ درگئی خوست ڈاکخانہ مرسے تورنگ ضلع بنوں صوبہ سرحد

وصیت ع ۱۰۲۷۵ صوبیدار محمد سعید صاحب اے۔ ایم۔ این ڈیپو ملیر چھاؤنی کراچی

" ع ۱۰۷۹۸ محمد امین خان صاحب ولد پیر محمد خان صاحب مرزا گنج لیہ پشاور

" ع ۱۱۱۱۸ غلام احمد صاحب ولد قریشی محمد شفیع صاحب سکنہ بھیرہ ضلع شاہ پور

" ع ۱۱۱۴۶ عبدالعزیز صاحب ولد بڈھا صاحب ساکن پاکپتن منڈی ضلع منٹگمری

" ع ۱۱۴۲۸ مستری محمد شریف صاحب ولد مستری فضل دین صاحب کچھن سنگھ لاہور

" ع ۱۱۲۴۹ منور الدین صاحب احمدی امرتسر ولد مہر احمد دین صاحب حال دسول ضلع گجرات

(سیکرٹری دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ)

درخواست دعا:- عزیزم مولوی محمد منیر صاحب واقف زندگی کی اہلیہ بیمار ہیں۔ اور عزیزم مولوی محمد سعید صاحب انصاری واقف زندگی کا کوئی خط عرصہ دو ماہ سے نہیں آیا۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ (محمد صدیق کاتب اخبار الفضل)

دفتر دوم تحریک جدید کی مضبوطی کیلئے

جماعت احمدیہ کراچی کی شاندار مساعی

تحریک جدید کے تبلیغی مشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکناف عالم میں باقاعدہ قائم ہو چکے ہیں ایسے وسیع نظام کو چلانے کے لئے وسیع اخراجات کی ضرورت ہے۔ تحریک جدید کے اخراجات کا بوجھ اس وقت تک دفتر اول نے اٹھایا ہے۔ موجودہ سکیم کے لحاظ سے یہ دفتر آئندہ پانچ سال کے بعد ختم ہو جائے گا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ اس سے پہلے پہلے دفتر دوم کی آمد کم از کم پانچ لاکھ تک پہنچ جانی چاہیئے تا وقت پر اخراجات کے بوجھ کو برداشت کر سکے۔ اس وقت دفتر دوم کے وعدے صرف ایک لاکھ تک پہنچے ہیں۔ جماعت کے تمام نوجوان جن کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ دفتر جاری فرمایا ہے۔ اگر تحریک جدید کی اہمیت اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے آگے بڑھیں تو اس دفتر کی آمد جلد ہی پانچ لاکھ تک پہنچ سکتی ہے۔ عہدیداران جماعت اگر اس امر کا تہیہ کر لیں کہ وہ اپنی جماعت کے ہر نوجوان کو اس میں شامل کر کے چھوڑیں گے تو یہ دفتر دفتر اول سے بھی زائد آمد دے سکتا ہے

جماعت احمدیہ کراچی نے حال ہی میں اپنے نوجوانوں کو دفتر دوم میں شامل کرنے کی جو سرگرم کوشش کی ہے وہ دوسری جماعتوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے بعد دو ماہ کے عرصہ میں اس جماعت کی طرف سے دفتر دوم کے مزید چھ ہزار وعدے بھجوائے گئے ہیں۔ اور جو سرگرم کوشش وہاں جاری ہے۔ اس سے اندازہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ چھ ہزار روپے کے وعدے جلد ہی وہاں سے مزید مل جائیں گے۔ جماعت احمدیہ کراچی نے وعدہ کیا۔ کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کریں گے۔ کہ اس سال کراچی جماعت کی دفتر دوم کی آمد کم از کم دفتر اول کے برابر پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت۔ میاں عبدالحق صاحب الحسن سکرٹری مال۔ چوہدری عبداللہ خاں صاحب۔ سید احمد علی صاحب مبلغ۔ چوہدری احمد جان صاحب قائد خدام الاحمدیہ اور جملہ حلقوں کے پریذیڈنٹ اور دیگر عہدیداران صاحبان نے تعاون کا ایک نہایت اعلیٰ نمونہ دکھلایا اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو اس کا اجر عطا فرمائے اور دوسری جماعتوں کو جماعت کراچی کی تقلید کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۲۱۵ میں محمد یعقوب ولد محمد اکبر ساکن قادیان عمر ۵۲ سال حال چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد غیر منقولہ چنیوٹ میں کوئی نہیں۔ میرا گذارہ اس وقت اندازاً ساٹھ ۶۰/- روپیہ ماہوار پر ہے۔ اس کے دسویں حصہ ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کر دیا کروں گا۔ میری وفات پر میری کوئی جائداد غیر منقولہ ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور میرے ورثاء کا فرض ہو گا کہ اس کا دسواں حصہ بھی صدر انجمن مذکور کو ادا کر دیں۔

العبد:۔ محمد یعقوب ٹمبر مرچنٹ محلہ گڑھا کوچہ کتیالاں۔ گواہ شد:۔ شیخ محمد حسین سکرٹری صاحب محلہ گڑھا۔ کوچہ منگواں مکان نمبر ۱۸۵/۴ چنیوٹ۔ گواہ شد:۔ رشید احمد فیروز پوری۔ معرفت شیخ محمد حسین صاحب پنشنر۔

وصیت نمبر ۱۱۲۱۶ امۃ المجید بنت عبدالرحمن صاحب پٹیالوی عمر ۱۵ سال حال چنیوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ یا منقولہ جائداد نہیں ہے۔ البتہ ہر ماہ والدین کی طرف سے بطور جیب خرچ ۲/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اور انشاء اللہ تا زندگی اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اگر میری آمد میں کمی بیشی ہو گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ہو گی۔ اس کے بھی ۴ دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامتہ:۔ امۃ المجید بنت عبدالرحمن۔ گواہ شد:۔ عبدالرحمن صاحب والد موصیہ پرائیویٹ میڈیکل پریکٹیشنر۔ گواہ شد:۔ شیخ محمد حسین پنشنر سکرٹری مال جماعت احمدیہ Chiniot

وصیت نمبر ۱۱۲۱۷ میں سلیمہ بیگم زوجہ چوہدری غلام رسول عمر ۲۸ سال سکونتی چنیوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

ا۔ حق مہر کی رقم سے مبلغ دو صد روپیہ بذمہ خاوند ہے (ب) دو صد ۲۰۰/- روپیہ کے حصص انیشیار افریقی کمپنی کے خرید شدہ ہیں۔ (ج) ایک مشین سلائی جو حال ہی میں ۱۰۰/- روپیہ سے خریدی گئی ہے میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ اس جائداد غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد جو جائداد اور ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

الامتہ:۔ سلیمہ بیگم۔ گواہ شد:۔ سلطان احمد ولد ڈاکٹر نور احمد صاحب گواہ شد:۔ غلام رسول خاوند موصیہ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔

وصیت نمبر ۱۱۲۱۸ میں غفوراں بی بی زوجہ بشیر احمد صاحب عمر ۲۵ سال سکنہ چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں میرا حق مہر مبلغ ۲۵۰/- روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے اور مجھے وصول نہیں ہوا۔ میرے پاس زیور کوئی نہیں ہے میں حق مہر کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اگر میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم اس کی قیمت سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت اگر کوئی میری جائداد ثابت ہو گی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

ماہوار نقشہ بیعت ماہ جون ۱۹۴۹ء

پاکستان و ہندوستان۔ عرصہ زیر رپورٹ میں کل ۸۱ افراد احمدیت میں داخل ہوئے روزانہ اوسط تین کس رہی۔ سابقہ مہینہ میں بھی یہی اوسط تھی۔

اس دفعہ تعداد بیعت کے لحاظ سے حلقہ سیالکوٹ۔ اور حلقہ سندھ کا کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ (انچارج بیعت)

نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت
ضلع سیالکوٹ		ضلع لاہور		جموں وکشمیر	
سیانی	۵	لاہور	۲	علاقہ پناکھاں	۱۱
مرل	۴	میزان	۲	میزان	۱۱
ہرکیپور	۳	ضلع منٹگمری		ریاست بہاولپور	
بڈو تھیلا	۱	چک ۲۰/1-R	۱	چک ۹۳/6-R	۴
بڈھ چک	۱	میزان	۱	میزان	۴
گدیال	۱	صوبہ سندھ		مالابار	
سدووالہ	۱	روشن نگر	۸	کالیکٹ	۳
ضلع سرگودھا	میزان ۱۶	دیہہ گوٹھ	۶	میزان	۳
تخت ہزارہ	۵	کریم نگر	۳	اڑیسہ ORISSA	
چک ۱۱۶ جنوبی	۱	کراچی	۳	پنکالو	۲
میزان	۶	رکوٹہ	۲	سنبھل پور	۱
ضلع لائل پور		نسیم آباد	۱	میزان	۳
جنڈانوالہ	۴	کھنڈڑو	۱	بنگال	
لائل پور	۱	محمد آباد	۱	کلکتہ	۱
میزان	۵	جھڈو	۱	میزان	۳
ضلع شیخوپورہ				ممالک غیر	
شیخوپورہ	۲			سوڈان	۱
چک ۳۱۲	۱				
میزان	۳	میزان	۲۶	میزان	۱

وصیت نمبر ۱۱۴۱۹ میں صفیہ بیگم بنت شیخ دولت محمد صاحب شمس عمر ۱۷ سال سکونتی حال چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج ۴۸/۹/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ اسوقت میری کوئی غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ البتہ والدین کی طرف سے مبلغ دس روپے ۱۰/- بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں اور کانٹے طلائی وزنی ۱½ تولہ قیمت ۱۵۰/- ایک صد پچاس روپیہ ہیں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور انشاء اللہ تازندگی اپنی آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میری آمدن میں کوئی کمی بیشی ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر جس قدر بھی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامنٰ۔ موصیہ عاجزہ صفیہ بیگم بنت شیخ دولت محمد۔

گواہ شد:۔ قاری عبدالرشید سکرٹری تعلیم وتربیت

گواہ شد:۔ شیخ محمد حسین پنشنر

وصیت نمبر ۱۱۴۲۳ میں ہاجرہ بیگم زوجہ چوہدری اللہ رکھا صاحب عمر ۳۰ سال سکنہ بنگلہ نہر بڑاگھر شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) انعام طلائی	۷ ماشہ	۵۵/-	روپیہ
(۲) چوڑیاں طلائی	۳ تولہ چھ ماشہ ۴ رتی	۳۵۰/-	”
(۳) جھومر طلائی	ایک تولہ	۱۰۰/-	”
(۴) کانٹے طلائی	۹ ماشہ	۷۵/-	”
(۵) لونگ طلائی	۶ ماشہ	۵۰/-	”
(۶) تیل طلائی	ایک رتی	۱/-	”
(۷) سنگلے دپڑیاں نقرئی	۲۰ تولہ	۲۰/-	”
میزان زیورات طلائی ۶ تولہ ۴ ماشہ ۵ رتی		۶۳۱/-	”
نقرئی		۲۰/-	”
مشین سلائی		۱۰۰/-	”
کل میزان		۷۶۱/-	”

مشین سلائی ایک عدد۔ جو میں نے ۱۰۰/- روپیہ میں خریدی ہوئی ہے۔ میں نے اپنے خاوند سے زرمہر نقد وصول پالیا تھا۔ مجھے فی الحال میرے خاوند کی طرف سے کوئی معین رقم بطور جیب خرچ نہیں ملتی۔ بہرحال اگر کسی رقم کی آمدنی یا جائداد مجھے آئندہ ہوئی تو اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ یہ وصیت انشاء اللہ اپنی زندگی میں پوری کرونگی

العبد: ہاجرہ بیگم ۴

۴۔ گواہ شد:۔ اللہ رکھا ولد دین محمد خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ محمد شفیع اشرف جامعہ احمدیہ

اقوال وافکار

”میں ان تمام لوگوں سے جن کے دل میں مصیبت زدوں کے لئے ہمدردی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ اپیل کرتا ہوں کہ وہ انجمن انسداد جذام کی پاکستانی کونسل کو دل کھول کر چندہ دیں۔ تاکہ وہ اس گھناؤنی بیماری کا مقابلہ کرنے کے لئے مناسب اور معقول تدابیر اختیار کر سکے۔“

(ہز ایکسیلنسی الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل۔ ۵ جولائی کو انجمن انسداد جذام کی پاکستانی کونسل میں تقریر)

”جنگلات اور زراعت کا چولی دامن کا ساتھ ہے دونوں کی ترقی کا دارومدار زمین اور پانی پر ہے۔ ہم اپنی زراعت کو نہ ترقی دے سکتے ہیں۔ اور نہ اس کے موجودہ معیار کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ تاوقتیکہ ہم اپنے جنگلات کو ترقی نہ دیں۔ چنانچہ جنگلات کے بارے میں دور اندیشانہ اور دانشمندانہ پالیسی وضع کرنا ایک اہم قومی ضرورت ہے۔“

(آنریبل مسٹر عبدالستار پیرزادہ وزیر زراعت صحت یکم جولائی کو کراچی میں جنگلات کی کانفرنس میں افتتاحی تقریر)

”جنگلات کے بارے میں ہماری پالیسی ترقی پسندانہ ہونی چاہیئے۔ اور اس کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ نہ صرف موجودہ جنگلات کو برقرار رکھا جائے۔ بلکہ ان کی توسیع کی جائے۔ تاکہ مستقبل قریب میں جنگلات کے رقبہ اور ملک کے مجموعی رقبہ کے درمیان ایک معقول تناسب قائم ہو جائے۔“

(آنریبل مسٹر عبدالستار پیرزادہ وزیر زراعت وصحت یکم جولائی کو کراچی میں جنگلات کی کانفرنس میں افتتاحی تقریر)

”پاکستان میں نہ صرف خام اشیاء کی فراوانی ہے بلکہ کام کرنے والے افراد کی بھی کثرت ہے۔ جن میں سے بیشتر اس وجہ سے کہ ہمارے ملک کا اقتصادی نظام زراعت پر مبنی ہے معقول روزگار سے محروم ہیں۔ ہماری حکومت اور ہمارے عوام ملک کے معیار زندگی کو بلند کرنے کا پکا عزم رکھتے ہیں۔ چنانچہ ملک کو صنعتی ترقی دینے۔ ملکی پیداوار کو بڑھانے اور معیار زندگی کو بلند کرنے کا پر زور مطالبہ کیا جا رہا ہے۔“

(ڈاکٹر اے۔ ایم ملک رئیس پاکستانی وفد جنیوا میں مزدوروں کی بین الاقوامی کانفرنس میں تقریر)

”ہم سمجھتے ہیں۔ کہ مزدور جب تک خوشحال نہ ہوں۔ پیداوار میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔ پاکستان کا محکمہ عمال تنازعات کو ہمیشہ مصالحانہ طریق سے طے کرانے کی کوشش کرتا ہے۔ ہم مصالحت اور اجتماعی مفاد کے قائل ہیں۔ تنازعات ثالثوں کے پاس اسی وقت بھیجے جاتے ہیں۔ جب کسی اور طریق سے ان کا فیصلہ کرنا ناممکن ہو۔“

(ڈاکٹر اے۔ ایم۔ ملک رئیس پاکستانی وفد جنیوا میں مزدوروں کی بین الاقوامی کانفرنس میں تقریر)

”سرحد اور درنگ زریب خان برما میں آکر بہت خوش ہیں۔ کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ وہ نہ صرف حکومت پاکستان کی خدمت کر سکیں گے۔ جس نے انہیں یہاں بھیجا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کی خدمت بھی کر سکیں گے۔ جن کے پاس وہ نمائندہ بنا کر بھیجے گئے ہیں۔“

(روزنامہ ”نیشن“ رنگون مورخہ ۲۲ جون ۱۹۴۹ء)

”پاکستان کا مستقبل بڑا شاندار ہے۔ لیکن اس مقصد کے حصول کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں۔ خام اشیاء۔ داخلی منڈی اور کام کرنے والے افراد قدرت نے پاکستان کو پہلی چیز بافراط دے رکھی ہے۔ کثیر آبادی کی ضرورتوں کی بناء پر دوسری بات بھی یقینی ہے۔ جہاں تک کام کرنے والے افراد کا تعلق ہے۔ اسے یہ سہولت بھی حاصل ہے۔“

(ریکارڈ ”میگزین کوئینز لینڈ بابت مئی ۱۹۴۹ء“)

”متوازن بجٹوں تمام ملکوں کے ساتھ موافق توازن تجارت نیز تسلی بخش غذائی صورت حال کی وجہ سے پاکستان کو ایشیاء میں مستحکم اقتصادی حاصل ہو چکی ہے۔“

(مسٹر سلیم خان پاکستانی تجارتی کمشنر متعینہ لنکا۔ کولمبو میں ہندوستانی ایوان تجارت کے سالانہ اجلاس میں تقریر)

”ہماری نئی مملکت کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے۔ کہ اس کا دفاع مضبوط ہو۔ بالخصوص اس وجہ سے کہ اسے زبردست حربیاتی اہمیت حاصل ہے“

(ایئر کموڈور ایم۔ کے۔ جنجوعہ ۲۸ جون کو کراچی سے نشری تقریر)

درخواست ہائے دعا

برادرم محترم بابو عبدالرحمن صاحب ایم اے کی اہلیہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے یہ دعا بھی فرمائی جائے کہ اللہ میاں انہیں اولاد عطا فرمائے

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ امۃ اللہ بیگم نو دس ماہ سے بیمار چلی آتی ہیں سخت دردی اور نقاہت از حد ہو گئی ہے۔ چارپائی سے اٹھنا بھی دوبھر ہے احباب کرام درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے: (غلام محمد ثالث)

(۳) میرے والد محترم حکیم محمد فیروز الدین صاحب قریشی ان دنوں علیل ہیں۔ اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں احباب جماعت کی خدمت درخواست ہے۔ کہ ان کی جلد اور کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد احمد جامی واقف زندگی طالب علم بی۔ ایس۔ سی دیال سنگھ کالج

افغانی وزیر مختار کو حادثہ

دمشق ۱۲ جولائی - شام ولبنان میں افغانی وزیر مختار شاہ زاہد روڈ پہ موٹر چلاتے ہوئے ایک حادثہ میں مجروح ہو گئے۔ ان کے خاندان کے بعض رکن بھی جو ان کے ساتھ موٹر میں تھے مجروح ہوئے (اسٹار)

عارضی صلح کی گفت وشنید

دمشق ۱۲ جولائی - یہودیوں کے ساتھ عارضی صلح کے مذاکرات میں شامی وفد کے ایک ممبر نے اسٹار کو بتلایا کہ گفت وشنید بہت پر امن تھی اور چند ہی دنوں میں نتیجہ نکل آنے کی توقع ہے۔ (اسٹار)

گلب پاشا عازم لنڈن

عمان ۱۲ جولائی - الجیشۃ العربیہ کے چیف آف سٹاف جنرل گلب پاشا کے عنقریب ہی انگلستان جانے کی توقع ہے۔ ان کے وہاں دو ہفتہ سے زیادہ قیام کرنے کی توقع ہے (اسٹار)

عینک لگانے والی مچھلی

لنڈن ۱۲ جولائی - کمبر لینڈ کے دریائے ڈروونٹ میں ایک مچھلی پکڑی گئی ہے۔ جس کے سر پر سینگوں کا بنا ہوا ایک چشمہ لگا ہوا تھا چشمہ میں شیشے نہیں تھے۔ (اسٹار)

شام بین العرب اتحاد قائم کرنا چاہتا ہے

ایک ذمہ دار شامی لیڈر کا بیان

اسکندریہ ۱۲ جولائی - ایک ناقابل انکشاف شامی شخصیت نے انٹار کو بتایا کہ شام کی طویل عرصہ کی خارجی پالیسی کی بنیاد بین العرب اتحاد کی خواہش ہے۔ اور اس کا مقصد ایک ایسی بین الوفاقی حکومت کا قیام ہے جس میں ممبر حکومتیں فوجی اتحاد کی حامل ہوں اور مرکزی حکومت خارجی تعلقات۔ اقتصادیات اور دفاع کے ذمہ دار ہوگی ہیراتی دستور ۱۸۶۶ء کے جرمن آئین کے مطابق ہوگا اور بلجیم - نیدرلینڈ اور لکسمبرگ کے اتحاد سے زیادہ طاقتور ہوگا - ترجمان مذکور نے بتایا کہ شام اس وقت مصر سے اتحاد کی تجویز پر غور کر رہا ہے اور عربوں کی اقتصادیات کو واحد بنانے کی اس اسکیم پر عمل پیرا ہے جس پر اس وقت عرب لیگ کا ہیڈ کوارٹر غور کر رہا ہے۔ (اسٹار)

پاکستانی فیڈرل کورٹ

کراچی ۱۲ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی فیڈرل کورٹ میں چیف جسٹس سمیت پانچ جج ہوں گے۔ ان باقی چار ججوں کا تقرر گرما کی تعطیلات کے بعد اکتوبر ۱۹۴۹ء میں عمل میں آئے گا۔ (اسٹار)

کربلا میں پاکستانی قونصل خانہ

بغداد ۱۲ جولائی - یہاں ایک پاکستانی قونصل خانہ قائم کرنے کی منظوری مل گئی ہے - یہ قونصل خانہ کربلا میں قائم کیا جائے گا۔ (اسٹار)

برطانوی مصری ایوان تجارت کے جریدہ کی نئی اشاعت

لنڈن ۱۲ جولائی - برطانوی مصری دیوان تجارت کے جریدہ کی نئی اشاعت میں مصر کے تین بینکوں کی سالانہ رپورٹ مصر کے ساتھ برطانوی تجارت کے اعداد وشمار اور قاہرہ کی زراعتی اور صنعتی تجارت کے متعلق مقالے اور سینائی میں پیٹرول کی تلاش کا حال درج ہے۔ (اسٹار)

عارضی صلح کی گفت وشنید

دمشق ۱۲ جولائی - یہودیوں کے ساتھ عارضی صلح کے مذاکرات میں شامی وفد کے ایک ممبر نے اسٹار کو بتایا کہ گفت وشنید بہت پر امن تھی - اور چند ہی دنوں میں نتیجہ نکل آنے کی توقع ہے (اسٹار)

بقیہ صفحہ ۳

جو انبیاء علیہم السلام کا طریق ہے۔ کام کرنے والوں کے لئے بڑا وسیع میدان ہے۔ مگر اُف سیاست کی لت۔

(۳)

مدیر محترم نے اسی قسم کے اپنے ایک گذشتہ "شہ پارۂ اخلاق" میں ہمارے سوالات کے متعلق کہا تھا کہ آپ اس حکیمانہ نکتہ کے پیش نظر کہ "جواب جاہلاں باشد خموشی" جواب دینا اپنی کسر شان سمجھتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ آپ اس اصول پر اس وقت عمل کرتے ہیں۔ جب آپ بالکل "لاجواب" ہوتے ہیں۔ مگر جب بزعم خود ذرا سی بھی گنجائش جواب محسوس کرتے ہیں۔ تو کبھی کوٹھے پر چڑھ کر کبھی کمرہ ادارت میں بیٹھ کر اور کبھی بازار میں بھاگم بھاگ کرتے ہوئے ہم خاکساروں کو گالیاں بھی دیتے جاتے ہیں۔ اور از قسم جواب بھی کچھ فرماتے جاتے ہیں۔ آپ نے اپنے دوست احراریوں سے یہ راہ ذرا الگ نکالی ہے۔ وہ لوگ بالکل لاجواب ہو کر بھی جواب دیئے جاتے ہیں۔ آپ شاید ایسا نہیں کر سکتے۔ چنانچہ ہم مدت سے عرض کر رہے ہیں۔ کہ مودودی صاحب نے قرآن کریم کی آیات سے چند ٹکڑے علیحدہ کر کے اپنے من گھڑت تشددی اسلام کی عمارت تیار کی ہے۔ جن کو اگر اپنے ماحول میں رکھا جائے۔ تو آپ کے نظریہ جبر یہ کی تردید ہوتی ہے۔ ہم نے الفضل ۹ جون ۱۹۴۹ء میں بھی اس کی تفصیل زیر عنوان "تدبر قرآن" دی ہے۔ مگر صد ابر نخواہد بست ...

مسٹر لیاقت علی خاں سے میاں عبدالباری کی ملاقات

کراچی ۱۲ جولائی - آج مغربی پنجاب کی مسلم لیگ کے صدر میاں عبدالباری اور وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کی پہلی ملاقات ہوئی - معلوم ہوا ہے کہ میاں صاحب نے وزیر اعظم کو بتایا کہ جب تک فرانسس موڈی کے جانشین کا اعلان نہیں ہو جاتا وہ مشیروں کے ناموں کی فہرست پیش نہیں کریں گے۔ آج کی ملاقات وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کی کوٹھی پر تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ جس میں مشیروں کے مسئلہ کے علاوہ دفاع پاکستان سے متعلقہ مسائل پر بھی تبادلہ خیالات ہوا۔ وزیر اعظم سے ملاقات کے بعد میاں عبدالباری نے صدر پاکستان مسلم لیگ چوہدری خلیق الزمان سے ملاقات کی۔ وزیر اعظم سے اپنی آئندہ ملاقات تک میاں عبدالباری کراچی میں ہی قیام فرمائیں گے۔

پاکستان کی رفتار ترقی نے اسکے مخالفین کو حیرت میں ڈالدیا ہے (نورالامین)

ڈھاکہ ۱۲ جولائی - مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نورالامین نے کل لالہ منشی گنج میں ایک کثیر الاجتماع جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان اب ایک کمزور ملک نہیں اور وہ اپنی آپ حفاظت کرنے کی پوری قدرت رکھتا ہے۔

آپ نے فرمایا - پاکستان کسی کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتا - لیکن کسی بیرونی جارحانہ حملہ کی صورت میں وہ اپنی حفاظت کے لئے اپنی پوری طاقت بروئے کار لائے گا - آپ نے کہا کہ پاکستان کا ہر شہری اپنی مادر وطن کی حفاظت میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے کو تیار ہوگا - پاکستان تمام شعبوں میں اپنی طاقت میں اضافہ کر رہا ہے اور اس قلیل عرصہ میں اس نے جس رفتار ترقی کا مظاہرہ کیا ہے - اس نے بہتوں کو حیرت میں ڈالدیا ہے۔

حکومت "اسرائیل" میں گوشت کا قحط

عمان ۱۲ جولائی - بیت المقدس میں عرب حکام سے شکایت کی گئی ہے کہ آزاد علاقہ میں پچاس یہودی سپاہیوں نے عرب گلہ بانوں پر گولی چلا دی اور ان میں سے دو کو زخمی کر دیا ان کو بعد میں ... ہسپتال میں لے جایا گیا - باقی گلہ بان فرار ہو گئے - لیکن ساڑھے سات سو پونڈ کی مالیت مویشیوں کو چھوڑ آنا پڑا - ان گلہ بانوں نے مبصرین سے شکایت کی ہے کہ یہودی ان مویشیوں کو چرا لے گئے - مویشیوں کی چوری کی وارداتیں فلسطین کے مختلف علاقوں میں کچھ عرصے سے بہت بڑھ گئی ہیں - مبصرین کی تمام کوششیں ان چرائے ہوئے مویشیوں کو واپس کرانے کی بیکار ثابت ہوئی ہیں - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہودی گوشت کے قحط کا شکار ہیں - اسرائیل سے آنے والے غیر ملکیوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے گذشتہ اکتوبر سے گوشت نہیں چکھا ہے (اسٹار)

بہاولپور کی عوامی بہبودی کی اسکیم

بغداد الجدید ۱۲ جولائی - بہاولپور کے لئے وزیر تعلیم اور صحت نے عوامی بہبودی کی بہت سی اسکیمیں تیار کی ہیں ان میں سے ایک اسکیم ریاست کے طالبعلموں کو اعلےٰ فنی تعلیم حاصل کرنے سمندر پار کے ملکوں میں جانے کے لئے وظائف کی منظوری کے متعلق ہے غریب بیواؤں اور دوسری بے یارو مددگار مسلمان عورتوں کو دستکاری اور گھریلو صنعتوں کی تربیت دینے کے لئے ایک انڈسٹریل ہوم قائم کیا گیا ہے ایک اور اسکیم کے تحت ۳۰۰ تعلیمیافتہ نوجوانوں کو دیہاتی اسکولوں میں تعلیم دینے کیلئے ملازم رکھا جائیگا۔

جلال آباد اور قندھار میں پاکستانی قونصل خانے

کراچی - ۱۲ جولائی - ایک سرکاری اعلان کے مطابق حکومت پاکستان نے جلال آباد او قندھار میں برطانوی قونصل خانے اپنی تحویل میں لے لئے ہیں - قندھار میں برطانوی قونصل مسٹر ضیاء الدین احمد وہاں پہلے پاکستانی قونصل ہوں گے اور صوبہ سرحد کے ای اے سی مسٹر سرفراز خاں جلال آباد میں قونصل کا چارج لیں گے۔

دمشق ۱۲ جولائی اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت شام نے جو تعمیری اسکیمیں تیار کی ہیں ان کو مکمل کرنے کے لئے اطالیہ - سویٹزرلینڈ ...

صاحبزادہ خورشید کو الوداع

کوئٹہ ۱۲ جولائی - سرحد کے نامزد گورنر صاحبزادہ کرنل محمد خورشید آج کراچی سے بذریعہ ٹرین کراچی روانہ ہو گئے - جہاں وہ گورنر سرحد سر امبروس ڈنڈاس سے صوبہ سرحد کی گورنری کا چارج لیں گے۔

بہاولپور مجلس کے صدر کا خطاب

بغداد الجدید ۱۲ جولائی - اعلان کیا گیا ہے کہ بہاولپور کی ریاستی مجلس کے صدر کا خطاب عالی مرتبت ہوگا اعلان میں مزید بتایا گیا کہ مجلس کے ممبر اپنے نام کے آگے "ایم ایم" کے حروف استعمال کر سکتے ہیں۔ (اسٹار)

---

۴۵ اور امریکہ کے انجینئروں نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ (اسٹار)